مدیر کے نام

ڈاکٹر سید صلاح الدین ہاشمی، نیویارک

پروفیسر آسی ضیائی کا مضمون "سید مودودی: اردو ادب کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی" (ستمبر ۲۰۰۰ء) ایک اچھا مضمون ہے لیکن اس کا آخری جملہ قابل توجہ ہے: "یہ کام سید موصوف نے کر دکھایا اور اب اس نمونے پر لکھنے والے آہستہ آہستہ تعداد اور کیفیت دونوں میں بڑھتے جا رہے ہیں اور اب بظاہر کسی نئے انقلابی ادیب کے آنے کے آثار ہیں نہ گنجایش" (ص ۳۴)۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف نبوت کا سلسلہ بند ہوا ہے، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن ادیب، مفکر، لیڈر، شاعر اور مفسر ہر زمانے میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس کی ضرورت بھی رہے گی اور گنجایش بھی ہے۔

سید عرفان گیلانی، کوپن ہیگن، ڈنمارک

"سید مودودی: اردو ادب کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی" (ستمبر ۲۰۰۰ء) معلومات افزا اور دل چسپ تحریر ہے مگر فاضل محرر کا دانستہ تحقیق کے اصولوں سے انحراف، اور "اعتراف جرم" (ص ۳۳-۳۴) مضمون کے متعلق علمی تحفظات قائم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس پر مستزاد اردو ادب کے ارتقا میں ابوالکلام آزادؒ کے تذکرے سے بے اعتنائی، مضمون کی معروضیت پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ ابوالکلامؒ کا اسلوب نگارش، بعض دوسرے ادبا کے برخلاف، یقیناً ان کے ساتھ مخصوص رہا۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ الہلال نے اردو ادب (بالخصوص اسلامی ادب) کو نئے محاورات اور تراکیب سے مالا مال کیا، اور مروجہ الفاظ کو نئے معنی دیے۔ اقامت دین، حکومت الٰہیہ، خلافت، حزب اللہ ایسی ہی چند اصطلاحات ہیں۔ خود سید مودودیؒ نے مولانا آزادؒ کی اس دینی اور ادبی حیثیت کو قبول کیا ہے (دیکھیے: تذکرہ سید مودودی، ج ا، ص ۴۴۲)۔

ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری، کراچی یونی ورسٹی

"اردو ادب کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی" (ستمبر ۲۰۰۰ء) عمدہ اور منفرد تحریر ہے۔ اگر ہر ادیب کی تحریر سے چند مثالیں یا کم از کم مکمل حوالے بھی دیے جاتے تو افادیت مزید بڑھ جاتی۔ صاحب مقالہ اپنی اس پیش گوئی پر کہ "اب بظاہر کسی نئے انقلابی ادیب کے آنے کے آثار ہیں نہ گنجایش" (ص ۳۴) نظرثانی فرمائیں۔ اس لیے کہ سید مودودی مرحوم نے تو ہمیں اکابر پرستی کے خلاف جہاد کا درس دیا ہے اور آنے والا دور کسی انقلابی ادیب کی گنجایش بھی رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا۔ اگرچہ اردو میں ان کی اپنی کوئی تحریر نہیں، تاہم اردو ادب پر ان کے جو اثرات پڑے ہیں، وہ محتاج بیان نہیں۔ پروفیسر آسی ضیائی کا ادب میں مجتہدانہ انداز فکر قابل تعریف ہے۔

امجد عباسی، لاہور

"میڈیا کا مشرف بہ اسلام ہونا" (اگست ۲۰۰۰ء) میں اسلام کے تصور تفریح کے تحت ڈرامے پیش کرنے کی بات کی گئی ہے۔ یہ جدید دور کے حوالے سے خواہ مخواہ گنجایش نکالنے کا انداز لگا۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اس میں جس چیز کی